

## 292268-مخد کا دعویٰ ہے کہ: اگر اللہ کوئی چیز ہے تو وہ مخلوق ہوگی یا اس کا جوڑا بھی ہوگا

### سوال

اللہ تعالیٰ بھی کوئی مخلوق نہ ہے ہے؟ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بطور دلیل پیش کیا جائے: (اور ہم نے ہر شے سے اس کا جوڑا پیدا کیا)

### پسندیدہ جواب

ہر ذی وجود چیز کو شے کہتے ہیں؛ یعنی مطلب یہ ہے کہ یہ چیز عالم مادی میں موجود ہے۔

تو چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بھی حقیقی طور پر موجود ہے؛ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں بتلایا کہ وہ بھی ایک شے ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

**﴿فَلَمَّا أَتَى شَيْءاً أَكْبَرَ فَهَنَّادَهُ فَلَمَّا أَتَى شَيْءاً أَكْبَرَهُ﴾**

ترجمہ: آپ کہہ دیں: کون سی شے گواہی کے لئے سب سے بڑی ہے؟ آپ کہہ دیں: اللہ، وہی میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔ [الاعام: 19]

تو شے کا لفظ قدیم، حادث، واجب الوجود اور ممکن الوجود سب پر بولا جاتا ہے۔

بلکہ معنی اور مضموم کے بارے میں بھی شے کا لفظ بولا جاتا ہے؛ کیونکہ یہ ذہن میں موجود ہوتے ہیں، بلکہ معدوم ہیز جس کا بھی وجود نہیں ہے اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ اللہ کے علم میں موجود شے ہے، اگرچہ ابھی اس کا وجود نہیں ہے۔

جیسے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری: (9/124) میں ایک عنوان قائم کیا ہے کہ:

"باب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے پیغمبر! ان سے پوچھ کس شے کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے، آپ کہہ دیں: اللہ کی گواہی" [تو یہاں پر اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو شے سے تعبیر کیا]۔ اسی طرح بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو شے کہا ہے۔ حالانکہ قرآن بھی اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **﴿فَلَمَّا أَتَى شَيْءاً بَلَّأَنَّكَ لِأَلْفَاظَهُ﴾**۔ ہر شے ختم ہونے والی ہے سوائے اس کے پھرے کے۔ [القصص: 88] "ختم شد"

الشیخ عبد اللہ غنیمیان حفظہ اللہ امام بخاری کے اس انداز توبیب پر کہتے ہیں:

"امام بخاری یہاں یہ بتلنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اللہ کی صفات پر شے کا اطلاق ہو سکتا ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ "شے" اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں شامل ہے؛ لیکن امام بخاری یہ بتلارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بھی شے ہے، اسی طرح یہ بھی بتلارہے ہیں کہ اللہ کی صفات بھی شے ہیں؛ کیونکہ وجود رکھنے والی کسی بھی چیز کے متعلق شے کا لفظ بولنا جائز ہے۔" ختم شد

ماخوذ از: "شرح کتاب التوحید من صحیح البخاری" (1/343)

اس بنا پر "شے" اللہ تعالیٰ کے اسمائیں شامل تو نہیں ہے، تاہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں لفظ "شے" بول کر بتلایا جاسکتا ہے۔ نیز اسماء صفات کے مقابلے میں اخبار کا معاملہ و سعیر رکھتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے بارے میں بتلاتے ہوئے شے، موجود، قدیم اور ازلی کے الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں تاہم یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائیں شامل نہیں ہیں۔

جگہ اللہ تعالیٰ کے فرمان :

۔(وَمَنْ كُنْ شَيْءٌ غَلَقَهُ رَبُّهُ جَنِينَ لَكُلُّمُ تَدْكُرُونَ)۔

ترجمہ: اور ہم نے ہر شے سے اس کا جوڑا پیدا کیا، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ [الذاریات: 49]  
اس کا مطلب یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا ہے مثلاً: مذکروں، مونٹ، سردی گرمی، دن اور رات وغیرہ

اس آیت کی تفسیر میں ابن حوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

۔(وَمَنْ كُنْ شَيْءٌ غَلَقَهُ رَبُّهُ جَنِينَ)۔ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو جوڑا اور دو قسموں میں بنایا ہے، مثلاً: مردوزن، برومیر، شب و روز، یعنی کڑوا اور انہیں اجالا وغیرہ اس لیے بنائے کہ۔ (لَكُلُّمُ تَدْكُرُونَ)۔ تاکہ تم نصیحت حاصل کرو، اور یہ اچھی طرح سمجھ لو کہ ان تمام جوڑوں کا خالق ایک ہی ہے۔ "ختم شد" "زاد المسیر" (172/4)

تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ آیت مخلوق کے بارے میں ہے، اور یہ بتارہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کے مخلوقات کے انداد پیدا کر کے ان کا جوڑا بنایا ہے۔

یہی موضع قرآن کریم کی دیگر آیات میں بھی موجود ہے؛ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

۔(وَأَنَّهُ غَلَقَ الرُّؤْبَجِنِينَ اللَّذِكْرُوُالْأَنْثُنِيَّ)۔ اور بیشک اسی نے زارو مادہ کے جوڑے بنائے۔ [النجم: 45]

۔(فَجَلَ مِنْهُ الرُّؤْبَجِنِينَ اللَّذِكْرُوُالْأَنْثُنِيَّ)۔ پس اللہ نے اس سے زارو مادہ کا جوڑا بنایا۔ [القيامة: 39]

۔(فَلَمَّا خَلَقَنِ فِيهَا مِنْ كُنْ زَوْجِنِ اثْنَيْنِ)۔ ہم نے اسے کہا کہ اس کشتمیں ہر ایک کے دو جوڑے سوار کر۔ [ہود: 40]

اب ان دونوں باتوں کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں فرماتا ہے کہ وہ ایک شے ہے، جبکہ مدد کر رہا ہے کہ اگر وہ شے ہے تو پھر اس کا جوڑا بھی ہو گا!

ایسے میں اس گمراہ اور جاہل کو کہا جائے گا کہ: اللہ تعالیٰ نے یہاں پر مخلوقات میں جوڑوں کے پائے جانے کی خبر دی ہے؛ تو یہاں اگر تمہاری عقل کام کرتی ہے تو یہ بات سمجھ میں آنے والی ہے کہ: اللہ خالق و مالک نے ہمیں اس آیت میں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سوابھی دو خالق پیدا کیے ہیں؛ کیونکہ اللہ نے ہر چیز کا جوڑا بنایا ہے؟!

تو یہی تمہاری عقل اور فہم ہے؟!

حالانکہ آیت بڑے نپے تکے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت بیان کر رہی ہے، یہ بیان کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مختار کل ہے، اس کی قدرت، عظمت اور وحدانیت کا مظہر یہ بھی ہے کہ اس نے ہر چیز کے جوڑے بنائے ہیں۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

۔(وَمَنْ كُنْ شَيْءٌ غَلَقَهُ رَبُّهُ جَنِينَ)۔ ترجمہ: اور ہم نے ہر شے سے اس کا جوڑا پیدا کیا۔ [الذاریات: 49] یعنی مطلب یہ ہے کہ تمام مخلوقات جوڑوں کی صورت میں ہیں: [مثلاً: آسمان و زمین، شب و روز، سورج چاند، برومیر، انہیں اجالا، ایمان و کفر، موت اور حیات، بد نخنی اور نیک نخنی، جنت اور جہنم، بلکہ حیوانات اور بیانات میں بھی جوڑے ہیں، جن و انس، زارو مادہ، وغیرہ اسی لیے آیت کے آخر میں فرمایا: (لَكُلُّمُ تَدْكُرُونَ)۔ یعنی: تاکہ تم نصیحت حاصل کرو، مطلب یہ ہے کہ تاکہ تم اچھی طرح سمجھ لو کہ پیدا کرنے والا ایک ہی ہے اس کا کوئی

شریک نہیں ہے "نتم شد  
تفسیر ابن کثیر" (7/424)

یہ بات یقینی ہے کہ خالق صرف ایک ہی ہو سکتا ہے، چنانچہ یہ نہیں ہو سکتا کہ خالق دو ہوں اور پھر کائنات کا نظام بھی پہنچا رہے اکیونکہ ایک خالق دوسرے پر غالب آجائے گا اور وہی بتا پروردگار ہو گا، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿مَا أَنْجَدَ اللَّهُ مِنْ وَلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَهٌ إِذَا خَلَقَ وَلَمَّا خَلَقَ مَنْ عَلَىٰ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ بَعْدَ حَاجَةٍ حَتَّىٰ يَعْضُونَ﴾.

ترجمہ : اللہ تعالیٰ نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی اور الہ ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو ہر الہ اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور ان میں سے ہر ایک دوسرے پر غالب آنے کی کوشش کرتا۔ اللہ تو ان باتوں سے پاک ہے۔ جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں [المؤمنون : 91]

اس آیت کی تفسیر میں ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یعنی اگر فرضی طور پر متعدد الہ مان بھی لیے جائیں تو ہر الہ کی اپنی اپنی مخلوقات ہوتیں اور اور اس کے نتیجے میں وجود کائنات منظم نہ ہوتا، لیکن ہم مشاہدہ کر رہے ہیں کہ وجود کائنات بالکل منظم ہے اور علوی اور سفلی دونوں جہانوں میں ہر چیز ایک دوسرے کے ساتھ انتہائی کمال کے ساتھ منسلک اور منسجم ہے، حتیٰ کہ آپ کو : ﴿نَاطَرَى فِيٰ فَلَقْتَ الْأَنْجَنَ مِنْ تَقْدِيرٍ﴾۔ رحمان کی تخلیقات میں کوئی معمولی سانحہ بھی نظر نہیں آتے گا۔ [اللک : 3] اور اگر کائنات میں متعدد الہ ہوتے تو سب ایک دوسرے پر غالب آنے کی کوشش کرتے اور ان کا یہ جھگڑا جاری و ساری رہتا۔" نتم شد

کوئی جاہل شخص یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ : اگر اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو شے کہتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے بھی فرمان : ﴿اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَّكَلِيلٌ﴾۔ اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہ ہر چیز کا کار ساز بھی ہے۔ [ازنمر : 62]

تو اس کے جواب میں ہم کہیں گے : اللہ نے ہر مخلوق چیز کو پیدا کیا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کی ذات خالق ہے، اور خالق بھی بھی کسی بھی صورت میں مخلوق نہیں ہو سکتا؛ لیکن کہ اگر خالق خود بھی مخلوق ہو، پیدا کیا گیا ہو، کسی کی جانب سے بنایا گیا ہو تو پھر جس نے اس کو بنایا اور پیدا کیا ہے وہی خالق ہو گا، اور وہی اللہ ہو گا!

اگر فرضی طور پر مان لیں کہ یہ دوسرا بھی مخلوق تھا تو وہ بھی خالق نہیں ہو سکتا، یہاں تک کہ یہ تسلسل مسلمہ حقیقت تک پہنچ جائے جو کہ یہ ہے کہ : خالق ایک ہی ہے جو کہ واجب الوجود ہے، جس کا وجود ذاتی ہے، اس سے پہلے عدم نہیں تھا اور نہ ہی وہ فنا ہو گا، تو صرف وہی ذات تنہیا خالق ہے اور اس کے علاوہ ہر چیز مخلوق ہے، یہ سب مخلوقات اس کی عظمت کی پروردہ ہیں، خالق وہی اکیلا اور یہ تھا ہے۔ اسی حقیقت کو اہل ایمان اور دیندار لوگ "اللہ" کے نام سے جانتے ہیں وہ یہ تھا، تنہ، اور بے نیاز ہے !!

اسی طرح اگر کوئی یہ کے کہ : اللہ تعالیٰ موجود ہے، اور ہر موجود چیز اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے!

تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ ہر موجود چیز اللہ کی پیدا کردہ مخلوق ہے، جبکہ خالق کسی بھی صورت میں مخلوق نہیں ہو سکتا؛ جیسے کہ پہلے اس کی تفصیل گزرنچی ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ :

لفظ : "شے" اور "موجود" مشترک اسماء میں سے ہیں جو کہ قدیم اور حادث دونوں طرح کی چیزوں پر بولے جاتے ہیں، اسی طرح یہ الفاظ خالق اور مخلوق پر بھی بولے جاسکتے ہیں۔

تاہم اس اطلاق سے کسی صاحب عقل کے ذہن میں یہ بات نہیں آتی کہ خالق اپنے آپ کو پیدا بھی کرتا ہے، اور اس کے لئے محبت یہ بتلانے کے چونکہ وہ موجود ہے اس لیے اس کا پیدا ہونا بھی ضروری ہے! کیونکہ ایسا ممکن ہی نہیں کہ خالق اپنے آپ کو پیدا کرے، اس لیے کہ یہ نظریہ رکھنے سے دو مفہاد چیزوں کا بھاہونا لازم آئے گا وہ دو چیزیں یہ ہیں: خالق سے پہلے عدم نہیں ہوتا، جبکہ مخلوق سے پہلے عدم ہوتا ہے۔

مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (87677) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم